سوال

(70) اضعف العباد نجم الدین مرشد آبادی بحکم آیت کریمہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اضعف العباد نجم الدین مرشد آبادی بحکم آیت کریمہ (حق کو باطل سے نہ ملاؤ۔) مقلدوں سے سخت ایزا پانے کے بعد نہایت مضطر ہو کر علمائے دین محمدی سے سوال کرتا ہے۔ کہ عمل تقلیدی کسی حجت شرعیہ میں سے نہیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

عمل تقلیدی کسی ایک حجت شرعیہ میں سے نہیں ہے۔ یعنی عمل بقول اس شخص کے کرنا کہ جس کا قول بلا دلیل شرعی کے حجت نہ ہو اس کو عمل تقلیدی کہتے ہیں اور تقلید کی تعریف یہ ہے۔

التقليد العمل بقول الغير من غير حجة متعلق بالعمل والمواد بالحجة حجة من الحجج الاربع كذا فى كتب الاصول الحنفية وغيرها كما لا يخفى على الماهر بالاصول

پس تقلید کی تعریف سے حسب اصطلاح مقلدین کے واضح ہوا کہ عمل تقلیدی دلائل اربعہ یعنی کتاب اللہ و سنت وسنت رسول اللہ ﷺ و اجماع صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین و مجتہدین و قیاس صحیح مجتہد مسلم الاجتہاد سے خارج ہے اور یہ عمل تکلیفی شرع اصلا نہیں اور جو عمل بلا اولہ اربعہ کے پایا جاوے وہ عمل تکلیفی شرعی نہیں وہ شرعا مردود و باطل ہے۔ پس عمل تقلیدی بھی مردود اور باطل ہوا الحمد للہ کہ بے اصل شرعی ہونا تقلید کا بموجب اصطلاح مقلدین کے ثابت ہوا ور یہ مقلدین پر سخت حجت ہے۔ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے۔ کے سوائے اولہ اربعہ یعنی کتاب وسنت اجماع قیاس کے جو دلیل ہے وہ مردود ہے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کے متعلق ایک خاص معین ہدایت کی ہے۔ اور کسی مکلف کو جائز نہیں ہے۔ کہ ان چار دلیلوں کے سوا کسی اور چیز سے استدلال کرے۔ جب یہ بات ثابت ہو گئی تو ہم کہتے ہیں۔ کے امام ابو حنیفہ کے استحسان اور امام مالک کی اصطلاح سے مراد اگر انہیں چاروں امور میں سے کوئی چیز ہے تو یہ صرف الفاظ کا ہیر پھیر ہے۔ اور اگر اس کے سوا اور کوئی چیز ہے۔ تو یہ بالکل باطل ہے۔ اور آیت کے بطلان پر صاف دلالت کر رہی ہے۔۔۔۔۔ قرآن۔۔۔۔۔۔ کے تحت تفسیر کبیر ک مضمون ختم ہوا۔ اور اسی نظر سے شوکانی نے قول المفید حکم التقلید میں لکھا ہے کہ نصوص آئمہ اربعہ کے منع تقلید میں مصرح ہیں۔ امام شوکانی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے رسالہ القول المفید فی حکم التقلید میں چاروں اماموں کے تقلید کی ممانعت کے بارے میں اقوال نقل کیے ہیں۔ ہم اس بحث کو یہاں لمبا کرنا نہیں چاہتے۔ اگر تقلید کی ممانعت میں اجماع نہیں ہے۔ تو بہر حال جمہور کا مسلک یہی ہے۔ اور اس مسلک پر اجماع ہے۔ کہ مردوں کی تقلید منع ہے۔ اور مجتہد کو عدم دلیل کے ساتھ اپنی رائے پر عمل کرنے کی اجازت ہے۔ اور اس پر اجماع ہے کہ کسی دوسرے کو اس کی رائے پر عمل کرنا جائز نہیں ہے ہدایۃ السائل کے بیان کے مطابق یہ دونوں اجماع تقلید کی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔ اور بر عکس وخلاف مقلد بجز و تقلید آباؤ اسلاف کے فریفتہ اور مغرور ہو کر کتاب اور سنت سے ستیزہ کناں اسی

تقلید بلادلیل پر اڑا ہوا اپنے خیال خام اور ہوس نا فرجام پر شادان ونازان ہے۔ چناچہ آیت کریمہ۔ قرآن۔۔۔۔ ایسے ہی مقلد متعصب پر مشعر اور مخبر ہے وہ ذرا غور اور فکر نہیں کرتا کہ تقلید بلادلیل درمیان محقاو مبطل کے امر مشترک فیہ ہے اسلئے کہ ہر فرقہ کہ جس کی تقلید بلادلیل کرتا ہے اس کو اچھا جانتا ہے۔ اور دوسرا فرقہ فرقہ اولیٰ کے مقابل اس کے برعکس سمجھتا ہے۔ پس اگر یہ تقلید بلادلیل فی نفسہ مفضی الی الحق والصواب ہو تو سنیے اور نقیض شے کا حق اور صواب پر ہونا لازم آتا ہے۔ اور اسی کو اجتماع نقیضین کہتے ہیں کیونکہ ہر شخص اپنے مقلد کو اچھا اور دوسرے کو ناپسند رکھتا ہے اور یہ امر بالبداہت شرعا اور عقلا بلاریب باطل ہے۔ اور اسی سبب سے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جا بجا اپنے کلام پاک میں تقلید بلادلیل کو رد کیا ہے۔ خاص کر سورۃ زخرف میں زیادہ تر تقلید بلادلیل کی شناخت اور مذمت فرمائی ہے۔

ترجمہ۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے ان کو اس کا کوئی علم نہیں وہ محض تک بندی کرتے ہیں۔ کیا ہم نے ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے۔ جس سے وہ دلیل لیتے ہیں۔ بلکہ وہ کتھے ہیں کہ ہم نے اپنے آباواجداد کو اسی طریقہ پر پایا سو وہ ان کے کھوجوں کی پیروی کر رہے ہیں۔ ایسا ہی ہم نے تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر بھی ایسا نہیں بھیجا جس کو اس کی امت کے دولت مندوں نے یہ نہ کہا ہو کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقے پر پایا ہے۔ سو وہ ان کے نشانات کی پیروی کر رہے ہیں۔ کہا اگرچہ میں تمہارے باپ دادا کی راہ سے بہتر راہ تم کو دکھلاؤں۔ کہنے لگے ہم تمہاری تعلیم ہی کے منکر ہیں۔ سو ہم نے ان سے انتقام لیا۔ آخر آیت تک مدعا یہ ہے کہ کیا ان لوگوں نے طریقہ باطل کو قرآن سے پہلے کی نازل شدہ کسی کتاب سے معلوم کیا ہے جس کیوجہ سے وہ اعتماد کیئے بیٹھے ہیں۔ اور بطریق استفہام انکاری کے ہے۔ اور جب یہ ثابت ہوگیا کہ اس کی کوئی نقلی اور عقلی دلیل نہیں ہے۔ تو ضرور ہے کہ یہ طریقہ باطل ہو پھر فرمایا انہوں نے کیا ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقہ پر پایا ہے اور مقصود یہ ہے کہ ان لوگوں کے پاس ان صاف دلائل کا کوئی جواب سوائے تقلید آباء کے نہیں ہے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ جاہلوں کا طریقہ بہت پرانے زمانے سے چلا آرہا ہے۔ کہ آپ سے پہلے جتنے بھی رسول آئے۔ ان کو ان کی قوم کے دولت مندوں نے یہی باپ دادا کی تقلید کا جواب سنایا ہے۔

صاف کشاف کہتے ہیں۔ کہ اگر قرآن مجید میں صرف یہی آیات ہوتیں تو بھی تقلید کی تردید کےلئے کافی تھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!۔۔۔۔ قرآن۔۔۔۔۔۔ کہ ان کفار کے پاس اپنے دین باطل کے اثبات کےلئے سوائے تقلید آباء کے اور کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس تقلید کو مذمت کے انداز میں بیان فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تقلید کا مسلک باطل ہے۔ اور عقلی حیثیت سے بھی تقلید میں دونوں امکان میں ہوسکتا ہے۔ کہ مقلد حق پر ہو اور ہوسکتا ہے۔ کہ باطل پر ہو کیونکہ اقوام دنیا میں ایک دوسرے کے طریق کے بالکل مخالف تقلید کرنے والے موجود ہیں۔ تو اگر تقلید امر حق ہوتا تو لازم آتا کہ شے اور نقیض شے دونوں حق ہوں اور یہ صریحا باطل ہے۔ تفسیر کبیر کا خلاصہ ختم ہوا۔

اور دوسری دلیل بطلان تقلید پر یہ ہے کہ قول بوجوب تقلید موجب منع تقلید سے ہوگا اور جو چیز مفضی ہو اس کا ثبوت طرف نفی اس کی کے (یعنی ہر مقلد دوسرے مقلد کی تقلید کو نفی اور ناپسند کرتا ہے) تو وہ باطل ہے۔ اس قول سے بطلان تقلید کا واجب ہوا۔

ترجمہ۔ اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور قوم سے کہا کہ میں تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں مگر اس اللہ سے جس نے مجھے پیدا کیا وہ میری رہنمائی کرے گا۔ آخر آیات تک پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ ان باطل تاول کی تائید میں سوائے تقلید آباء کے اور کوئی دلیل نہیں ہے۔ پھر فرمایا تقلید کی راہ تو باطل ہے۔ اور دلیل کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔ یہاں ایک اور انداز سے تقلید کی تردید فرمائی ہے۔ اور اس کی تقریر کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت تو یہ ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنے باپ دادا کی تقلید کو چھوڑ دیا تھا۔ اور دلیل کی طرف رجوع کیا تھا۔ اور دوسری یہ کہ تقلید کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو تقلید حرام ہوگی یا جائز اگر حرام مان لیا جائے تو قصہ ختم ہوا۔ اور اگر جائز تسلیم کیا جائے تو پھر بہتر باپ کی تقلید کرنا چاہیے۔ اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ ابراہیمؑ بہترین باپ تھے۔ اور ان کی تقلید یہ ہے کہ تقلید کو چھوڑ کر دلیل کی کی طرف رجوع کیا جائے۔ تو معلوم ہوا کہ وجوب تقلید تقلید کی ممانعت کرتا ہے۔ اور جس چیز کا ثبوت اس کی نفی کی طرف لے جائے۔ تو وہ چیز باطل ہوگی۔ لہذا تقلید باطل ہوئی۔ تفسیر کبیر کا خلاصہ ختم ہوا۔

سورہ ص میں ہے کہ ان کو ان باتوں کا تعجب ہوا۔ کہ انھیں میں سے ایک پیغمبر ان کے پاس آگیا کافروں نے کہا یہ تو جھوٹا جادوگر ہے۔ اس نے اتنے خداؤں کا ایک ہی خدا بنا دیا۔ یہ بڑی عجیب کی بات ہے سردار اٹھ کر چلے گئے۔ اور کہنے لگے۔ اُٹھو اور اپنے معبودوں کی عبادت پر جمے رہو۔ اس کی یہ ایک سوچی سمجھی سکیم ہے۔ ہم نے پچھلے دین میں یہ باتیں کبھی نہ سنیں تھیں۔ یہ ایک بناوٹی چیز معلوم ہوتی ہے۔ ان کے تعجب کی بنیاد دو چیزوں پر ہے۔ پہلی یہ کہ وہ لوگ نظر و استدلال کے اہل نہیں تھے۔ بلکہ ان کے اوہام محسوسات کے تابع تھے۔ جب انھوں نے مشاہدہ کیا کہ ایک آدمی کثیر تعداد آدمیوں کی حفاظت و نگرانی نہیں کرسکتا ہے تو کہنے لگے کہ ایک خدا اتنی خلقت کی حفاظت کیسے کرسکتا ہوگا۔ ضروری ہے کہ اتنی

بڑی دنیا کی حفاظت کےلئے بہت سے خدا ہوں۔ اور دوسری چیز یہ تھی کہ ان کے آباواجداد اپنی کثرت تعداد اور قوت وعقول کے باوجود شرک پر جمے ہوئے تھے توکہنے لگے اتنی اقوام اپنی کثرت اور قوت عقول کے باوجود باطل پر کیسے رہ سکتی ہیں۔ اور یہ ایک آدمی کیسے حق پر ہوسکتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر شاہد کے حکم کو غائب پر محمول کیا جائیے۔ اور دلیل سے صرف نظر کرلیا جائے۔ تو پہلا شبہ سچا ہوگا۔ اور جب ہم اس کو جھوٹا معلوم کرچکے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ شاہد کے حکم کو غائب پر محمول کرنا درست نہیں ہے۔ جب یہ قاعدہ ختم ہوا۔ تو ذات اور صفات خداوندی میں مشبہ کا قول باطل ٹھرا۔ ذات میں تشبیہ کے قائل کہتے ہیں۔ فلاں کام چونکہ ہماری نسبت سے برا ہے۔ تو ضروری ہے خدا سے بھی وہ کام برا سمجھا جائے۔ ہماری اس تقریر سے معلوم ہوا کہ ذات وافعال میں اگر مشبہ کا قول درست تسلیم کرلیا جائے۔ توکفار کی بات درست ہوگی۔ اور اس کا باطل ہونا جاب معلوم ہوا۔ کہ مجسمہ اور معتزلہ کا کلام باطل ہے اور دوسری یہ بات ہے کہ اگر تقلید صحیح ہوئی تو یہ شبہ بھی درست ہوتا۔ اور جب یہ باطل ٹھرا تو لازما تقلید بھی باطل ٹھری۔ تفسیر کبیر کا مضمون ختم ہوا۔

پس قول امام رازی سے صاف معلوم ہوا کہ اگر تقلید بلا دلیل صحیح اور حق ہو تو مشبہ فرقہ مجسمہ وکلام معتزلہ کا بھی حق ہو حالانکہ قول وشبہ ان دونوں فرقوں کا باطل ہوا تو تقلید بلا دلیل بھی باطل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ سورۃ یونس میں فرماتا ہے۔

ترجمہ۔کہنے لگے کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم کو ہمارے باپ دادا کے دین سے پھیر دے۔ اور زمین میں تمہاری سرداری قائم ہوجائے سو ہم تم پر ایمان لانے والے نہں ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ انھوں نے دلائل کے مقابلے میں اپنے باپ دادا کی تقلید سے تمسک کیا اور کہنے لگے کہ ہم اپنے باپ دادا کی راہ کو نہیں چھوڑیں گے۔ (خلاصہ تفسیر کبیر)

اور سورہ ہود میں فرمایا۔

وقد اشارہ وافیہ الی التمسک بطریقۃ التقلید لانھم استبعد وامنہ ان یامرھم بترک عبادۃ ماکان یعبدااوھم یعنی الطریقۃ التی اخذنا ہا من ابائنا واسلافنا کیف نترکھا وذلکتمسک بمحض التقلید انتھی ما فی التفسیر الکبیر مختصر البقدر الحاجۃ

وایضا سورہ صافات میں تحت آیت۔۔۔قرآن۔۔۔۔کے امام رازی لکھتے ہیں۔

والمقصود من الایۃ انہ تعالیٰ علل استحقاقھم للوقوع فی تلکالشدائد کلھا بتقلید الاباء فیالدین وترک اتباع الدلیل ولو لمیوجد فی القران ایۃ غیرھذہ الایۃ فی ذم التقلید لکفی انتھی ما فی التفسیر الکبیر بقدر الحاجۃ

اب تحریر بالاسے ماہران شریعت عزا پر مخفی نہ رہے کہ جب مذمت وقباحت تقلید بلا دلیل کی کلام ربانی سے قطعاثابت ہوئی تو مسلمان دین دار تقویٰ شعار پر ازراہ وجوب محبت اطاعت خالق اکبر اور رسول اطہر کی ماننا کلام ربانی کا اور بدل وجان تصدیق کرنا اس کا ددر باب زم تقلید بلا دلیل کے فرض اعتقادی وعملی ہوا، والا ساتھ شقاق ونفاق کے منسوب ہوگا۔

2۔کہنے لگے اے شعیب کیا تیری نمازیں تجھ کو یہی سکھاتی ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبودوں کو چھوڑیں۔ اور اپنے مال میں حسب خواہش تصرف نہ کریں۔ اس میں انھوں نے باپ دادا کی تقلید کیطرف اشارہ کیا ہے۔ اور تقلید آباء کے ترک پر حضرت شعیب پر خوردہ گیری کررہے ہیں کہ ہم اس دین کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں اور محض تقلید سے تمسک ہے۔ تفسیر کبیر۔

3۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مصائب میں مبتلا ہونے کی علت دین میں تقلید آباد اور ترک دلیل کو قرار دیا ہے اگر قرآن میں اس آیت کے علاوہ اور وکوئی آیت نہ ہوتی تو بھی تقلید کی برائی کےلئے یہ کافی تھی۔ (خلاصہ تفسیر کبیر)

دائرہ اسلام سے باہر بنا پر اس کے محب مطیع پر اطاعت وتابعداری محبوب مطاع کی واجب ہے چنانچہ اس پر آیت کریمہ ۔۔۔قرآن۔۔۔۔شاہد عدل ہیں اور ۔۔۔قرآن۔۔۔۔فرض ہے اور حاکم مطلق اللہ تعالیٰ ہے اور ہرگاہ حاکم مطلق نے تقلید بلا دلیل کو باطل اور مذموم فرمایا تو مخلوق محکوم پر فرمانبرداری اسی حاکم مطلق کی فرض ہوگی اور بے حکم حاکم کوئی امر اپنی طرف سے نکالنا اور اس کو نیک سمجنا اور اس پر چلنا تو نہایت قبیح اور فضیح متصور ہوگا۔ اور مشاقت اور مخالفت حاکم کی لازم ہوگی کیونکہ باذن اللہ نہیں ہے۔ اور قرآن میں فرمایا ہے۔۔۔۔قرآن۔۔۔۔

اي بامر اللہ لان طاعۃ الرسول وجبت بامر اللہ کذافی المعالم وغیرہ من التبشسیر

پس قول بلادلیل پر تقلید کرنا کسی عالم کی اگرچہ وہ بڑانامی کامی ہو باطل ہے اور موجب نارضامندی خدااور رسول کا ہوگا۔ چنانچہ آیت کریمہ سے اظہر من الشمس ہے اور کو باطن کو نہ سوجھے تو آفتاب عالم تاب کا کیا قصور اسی واسطے سارے اہل اصول لکھتے ہیں۔

الحاکم 4 ہوالذي صدرا لحکم منہ ولا حکم الامن اللہ تعالی کذافی مسلم الثبوت وہکذافی تحریرابن الہام

اور حکم خطاب ہے اللہ تعالیٰ کا کہ جو متعلق ہے۔ساتھ فعل مکلف کے چنانچہ مسلم الثبوت کتب اصول میں بہ تفصیل مذکور ہے اور دلیل اس پر قرآن شریف ہے۔۔۔قرآن 5۔۔۔

ولیس لغیر اللہ حکم واجب القبول ولاامر واجب الالتزام بل الحکم والامر والتکلیف لہ تعالی شانہ انتہی مافی التفسیر الکبیر مختصرا

پس آیت کریمہ اور نیز کتب اصول ہرچہار مذہب سے صاف واضح ہوا کہ تقلید بلا دلیل حکم الٰہی سے خارج اور مذموم و قبیح ہے جیسا کہ اوپر آیت اور تفسیر سے اس کا بیان شافی وکافی ہوچکا تواب ہر مسلمان طالب حق کو بہت غور فکر چاہیے کہ مقلدین مقابلین ورطہ دریائے تقلیدنا پیداکنار میں حضرت نوحؑ کے زمانہ سے لغایت حال عرق ہوتے چلے آتے ہیں۔

1۔ایماندار اللہ کی محبت میں بڑے پختہ ہیں۔ 2۔اللہ کا کہا مانو اور اس کے رسول ﷺ کا کہا مانو 3۔آپ سے پہلے جتنے بھی رسول آئے ہیں۔وہ اسی لئے بھیجے گئے کہ خدا کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے اسلئے کہ رسول کی اطاعت خدا کے حکم سے واجب ہے۔ حکم وہ ہے جو حکم صادر کرے۔اور حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ مسلم الثبوت میں ایسا ہی ہے۔ 5۔حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔اور اللہ سوا کسی کا حکم واجب القبول اور واجب الالتزام نہیں ہے۔ حکم امر اور کسی کو کسی کا مکلف بنانا صرف اللہ کا حق ہے۔(خلاصہ تفسیر کبیر)

پھر بھی مقلدین زمانہ حال کے نصوص قرآنی میں نظر کرکے عبرت نہیں پکڑتے اور خواہ مخواہ مصداق آیت کریمہ۔۔۔قرآن۔۔۔۔(ان کے ایسے دل ہیں جن سے سمجھتے نہیں ہیں) کے ہوتے میں صد حیف کیونکہ تقلید بلا دلیل ایسی پوچ و لچر و محض بے اصل ہے کہ خدا تعالیٰ نے معرفت توحید و شرک و کفر و معرفت رسالت ﷺ میں بمجرد تقلید انبیاء سابقین کے اکتفا نہ کیا بلکہ اوپر اثبات صانع ورد شرک و ثبوت نبوت رسول مقبول ﷺ کے دلائل قاہرہ گونا گو جابجا اپنے کلام میں قائم کیے اور مقلدین متعصبین کو کہ جو دلائل شرعیہ ما انزل اللہ پر اصلا نظر نہیں کرتے تھے۔طرح طرح کے الزامات دیئے۔ چنانچہ ماہران قرآن شریف پر ہویدار آشکارا ہے۔

اعلم انہ سبحانہ وتعالی لما اقام الدلائل القاہرۃ علی اثبات الصانع وابطل القول باشریک عقبہ ممایدل علی النبوۃ ولما کانت نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبنیۃ علی کون القران معجزا اقام الدلالۃ علی کونہ معجزا فظہر انہ سبحانہ کما لم یکتف فی معرفۃ التوحید بالتقلید فکذافی معرفۃ النبوۃ لم یکتف بال 0 تقلید انتہی ما فی التفسیر الکبیر مختصرا بقدر الحاجۃ تحت قولہ تعالی === قران===

اور جو سادہ لوح عالم زمانہ کا یہ قول ہے کہ مجھے تقلید کافی ہے۔اور دلائل مین کچھ غوروخوض کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ میں مقلد ہوں اور مقلد کو دلیل سے کیا کام سو اس کا یہ قول اس لئے باطل و مردود ہے۔کہ دین میں ہر مکلف مومن باللہ والیوم الاخر کی طرف مہما امکن بقدر استعداد نظر کرنا لابدو ضرور ہے۔چنانچہ صاحب تفسیر کبیر نے سورہ جاثیہ میں تحت آیت کریمہ۔۔۔قرآن۔۔۔۔

اورامام ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ اگر تم کو دلیل ملے یعنی اگر دلیل شرعی کتاب اور سنت سے تم پر ظاہر ہو تو اس پر عمل کرو۔اور میرے قول بلا دلیل کو چھوڑدو۔چنانچہ درمختار اور طحاوی وغیرہ سے واضح ہوتا ہے۔اب جو کوئی کہے کہ یہ آیات کفار کے حق میں وارد ہیں۔ تو وہ بڑا جاہل اور بے وقوف ہے۔ کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہے۔نہ خصوص محال کا جیسا کہ جابجا کتب احادیث وکتب اصول فقہ و استدلالات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے واضح ہوتا ہے۔اور اس بارے میں صاحب تفسیر اتقان نے بہت کچھ لکھا ہے۔

كمالا يخفى على الماهر بالشريعة الغراء

اورکچھ بطلان کا تفسیر عزیزی سے لکھا جاتا ہے۔

اے مسلمانو! تم قرآن وغیرہ سے تقلید بلادلیل کی مذمت اور برائی تو سن چکے اب کتاب وسنت پر بدل وجان مستعد اور مستقیم ہو جاؤ کہ تم کو سرکار عالی جاہ سے جنت نعیم یعنی عیش و آرام ابدی کا مکان عنایت ہوگا۔ان شاء اللہ۔

والبرہان ہو محمد صلى الله عليه وسلم وانما سماہ برہانا لان حرفته اقامة البرہان على تحقيق الحق وابطال الباطل والنور المبين ہو القران وسماہ نورا لانه سبب لوقرع نور الايمان فى القلب انتهى ما فى الكبير مختصرا

تنبیہ

رجوع کرنا طرف قاضی یا مفتی کے یا حکم کرنا قاضی کا اوپر شہادت شاہدان عدل کے یا اتباع اولی الامر کا بدلیل شرعی ہے۔اس کو تقلید اصطلاحی مقلدین نہیں کہتے کیونکہ تقلید اصطلاحی یہ ہے کے گلے میں پٹا ڈال کر بلا دلیل ایک شخص کا ہو رہنا اور اسی طرح عمل اوپر روایت راوی حدیث متصل مرفوع کے بدلیل شرعی ہے۔کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا! فليبلغ الشاهد الغائب الحديث(جو حاضر ہے وہ غائب کو پہنچا دے۔) اور جو مفتی یا قاضی سے غلطی ہو جائے تو رجوع قرآن و حدیث کے ضرور ہے۔جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے!۔۔۔قرآن۔۔۔۔۔۔۔الی آخر آیۃ۔۔واللہ اعلم۔

1۔اے لوگو تمہارے رب کی طرف سے ایک دلیل آئی ہے۔اور تمہاری طرف روشن نور نازل فرمایا ہے۔دلیل سے مراد آپ ﷺ میں آپ کا نام دلیل اس لئے رکھا گیا۔کہ آپ ﷺ کا شیوہ ہی حق کے ثبوت اور باطل کے ابطال میں دلائل قائم کرنا ہے۔اور قرآن نور مبین ہے اس لئے کہ وہ دل میں نور ایمانی کے داخل ہونے کا سبب ہے (خلاصہ تفسیر کبیر)2۔اگر تمہارا کسی بات میں جھگڑا ہو جائے تو اس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پاس لے آؤ۔

(سید محمد نزیر حسین۔فتاویٰ نزیریہ جلد اول ص181)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد11ص 229-242

محدث فتویٰ